

امام زفر بن المنیل

(۲)

مسئلہ فقہ سے علیحدگی کا؟

حافظ ابن حجر نے علم بن ایوب اور نعمان بن عبد السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے دائے یعنی فقہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اس روایت سے پیدا ہونے والے شبہات دیگر اقوال اور آثار کی وجہ سے قویٰ محض نہیں ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد آپ نے مکتب حنفی کی تدریسی ذمہ داریاں سنبھالیں اور لکھ جاتے تک یہ ذمہ داریاں پورا کرتے رہے۔ بصرہ گئے تو وہاں مسجد میں حلقہ درس قائم کیا اور وفات سے پہلے کے چند لکھوں میں آپ کی زبان پر ”لہما مہرو فی حال ثلثا مہین“ کے الفاظ تھے۔ وہ روایات ملاحظہ ہوں جن کو میں نے اشاراتی صورت میں اوپر ذکر کیا ہے:

کان زفر قد خلف اباحنیفۃ فی حلقۃ اذ مات وبعده ابو یوسف وبعدهما
محمد بن الحسن۔

امام زفر اپنے استاد امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد ان کی جانشین ہوئے۔ ان کے بعد امام ابو یوسف اور ان دونوں کے بعد امام محمد بن حسن ہوئے۔

عن ملیح بن وکیع عن ایمیہ قال لما مات ابو حنیفۃ اقبل الناس علی زفر فما کان
باقی ابایوسف الا نظروا لیسیم، انفسان والثلاثہ۔

لیسیم بن وکیع سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے کہا جب امام ابو حنیفہ فوت ہو گئے تو لوگ امام زفر کی طرف متوجہ ہونے لگے اور امام ابو یوسف کے ہاں کوئی اکا د کا آدمی آتا۔

۱۔ کردی: مناقب امام اعظم: ۲، ۱۸۵۔ مطبوعہ حیدرآباد ہند

۲۔ زاد المعاد لکھنؤی: لمحات النظر: ۲۸ مطبوعہ مصر ۱۳۶۸ھ

ثم رحل البصرة بمناسبة اخيه بعد وفاة ابي حنيفة فتمسك اهل البصرة به فاقام هناك نيشرا العلم الى ان مات بالبصرة - ٤٤

پھر اپنے بھائی کی مناسبت سے امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد بصرہ گئے۔ اہل بصرہ نے انھیں پکڑ لیا۔ پھر وہ وہاں بچے اور علم پھیلاتے رہے، یہاں تک کہ بصرہ میں ہی وفات پا گئے۔

قال الفضل بن دكين دخلت على زفر وقد احتضر وهو يقول "في حال لهما مهر وفي حال لهما ثلثا مهر" ٤٥

فضل بن دکیں کہتے ہیں کہ میں امام زفر کے ہاں اس وقت گیا کہ جب ان پر موت کے اثرات ظاہر ہو رہے تھے اور آپ کہہ رہے تھے۔ لہما مهر وفي حال لهما ثلثا مهر۔

صیمری نے عبد اللہ بن محمد الاسدی سے اور انھوں نے ابو بکر الافغانی سے اور انھوں نے طحاوی سے اور انھوں نے ابن ابی ثور سے اور انھوں نے سلیمان بن عمران سے اور انھوں نے اسد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قدم زفر البصرة فدخل مسجد هاشم فحضت اليه خلق اصحاب التابعين ٤٦
امام زفر بصرہ آئے اور وہاں کی مسجد میں داخل ہو گئے، جس سے وہاں کے تابعین کے حلقے ان کی طرف بڑھ گئے۔
محی الدین نووی لکھتے ہیں :

قال ابو نعیم کان زفر ثقة ما مونا دخل البصرة في ميولات اخيه فتشبت به اهل البصرة فتمنعوه الخروج منها، قال يحيى بن معين زفر صاحب الراي ثقة ما مونا قال ابن قتيبة توفي بالبصرة - ٤٧

ابو نعیم کہتے ہیں کہ زفر حدیث میں ثقہ اور غلطی سے مامون تھے۔ بصرہ گئے تاکہ وہ اپنے بھائی کا دہ لے سکیں لیکن اہل بصرہ نے انھیں پکڑ لیا اور لکھنے نہ دیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ زفر صاحب الراے، ثقہ اور مامون تھے۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ آپ نے بصرہ میں وفات پائی۔

٤٨ زاد الكوثري: لمحات النظر: ٢٨ مطبوعه مصر ١٣٧٤ هـ ایضاً

٤٩ ایضاً: ٢٠

ذہبی ”العبر“ میں لکھتے ہیں:

زفر بن الہذیل العنبری الفقیہ صاحب ابی حنیفہ ولہ ثمان واربعون سنة و
كان ثقة في الحديث موصوفاً بالعبادة نزول البصرة وتفقهوا عليه
زفر بن ذیل عنبری فقیہ اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے۔ آپ نے اڑتالیس سال کی عمر پائی۔ حدیث میں ثقہ تھے۔
اور عبادت گزاری سے متصف تھے۔ بعہ آئے تو لوگوں نے ان سے فقہ حاصل کرنا شروع کر دی۔
خضری ”تاریخ التشریح الاسلامی“ میں لکھتے ہیں:

لم یغض الغمرات الی الدنیا بل ظل حیاته مشغلاً بالعلم والتعلیم حتی مات
۵۸۱ھ فہو اقدم اصحاب ابی حنیفہ موتاً ۵۸
مال و متاع دنیا کی طرف آپ منہم نہ ہوئے بلکہ پوری زندگی تعلیم و تعلم کے اشتغال میں گزری۔ یہاں تک کہ
۵۸۱ھ میں وفات پا گئے۔ آپ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سب سے پہلے فوت ہونے والے ہیں۔
ان تفسیر و محاضرات بالا سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام زفر کی پوری زندگی تعلیم و تدریس سے وابستہ رہی اور
آپ کے بارے میں جو نعمان بن عبد السلام اور حکم بن ایوب کی روایت ہے وہ آپ کی عبادت میں زیادہ رغبت
کا ہی پتہ دے سکتی ہے۔ عبادت سے دل چسپی امام صاحب کی رحلت کے بعد اور زیادہ بڑھ گئی اور آخرت
کا خوف آپ پر غالب آ گیا۔ جس کی وجہ سے آپ نے ایک تو امام صاحب کے اقوال سے اختلاف تک کرنا
چھوڑ دیا جیسا کہ یحییٰ ابن اکثم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور دوسرا عبادت میں زیادہ راغب ہو گئے
لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ فقہ سے مکمل علیحدہ ہو گئے۔

لم یجتزأ مخالف الامام بعد وفاته لانی اذا خالفته فی حیاته و ابرزت و انیت
بالدلیل الزمونی بالحق الظاہر من ساعدہ و رد فی الی قولہ فاما بعد وفاته فکیف خالفہ
وبما لو کان حیا لرد فی الی قولہ ۵۹

۵۸ ذہبی: العبر: ۱: ۲۲۹، مطبوعہ کویت ۱۹۶۰

۵۹ خضری: تاریخ التشریح الاسلامی: ۲۳۴، مطبوعہ مصر ۱۹۶۰

۶۰ کردی: مناقب الامام اعظم: ۱۸۵، مطبوعہ ہند

میں اس بات کی کیوں کج حجت کر سکتا ہوں کہ امام ابو حنیفہ کی مخالفت کروں، اس لیے کہ جب ان کی زندگی میں میں ان کی مخالفت کرتا تھا اور انہیں دلیل دیتا تھا تو وہ مجھے ظاہر حق کو قبول کرنے پر مجبور کر دیتے۔ یہ ان کی وسعت علمی کی وجہ سے تھا اور وہ اپنے قول کی طرف موڑ لیتے، لیکن ان کی وفات کے بعد اب کیسے ان کی مخالفت کروں۔ شاید کہ وہ اگر زندہ ہوتے تو مجھے اپنے قول کی طرف موڑ لیتے۔

عن بشر بن القاسم قال سمعته يقول لا اخلف بعد موتي شيئا اخاف عليه الحساب

بشر بن قاسم سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ امام زفر کہتے تھے کہ میں کوئی چیز اپنے بعد کیسے چھوڑوں جبکہ میں حساب سے ڈرتا ہوں۔

امام زفر بحیثیت مدرس

امام زفر کی ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزری۔ جہاں وہ ایک مثالی اور مشہور فقیہ احنفی کی حیثیت سے ممتاز ہیں وہاں ایک نامور مدرس بھی تھے۔ آپ کے استاذ محترم اور مردم شناس فقیہ حضرت نعمان ابن ثابت نے اپنے شاگردوں کی اہلیت دیکھ کر جو جو منصب تجویز کیے تھے ان میں امام زفر کے لیے قاضیوں اور مفتیوں کی تربیت تھی۔ اسمعیل بن حماد روایت کرتے ہیں:

عن اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة يقول قال ابو حنيفة يوما لاصحابه هؤلاء ستة وثلاثون رجلا منهم ثمانية وعشرون يصالحون للقضاء وستة يصالحون للفتوى واثنتان ابويوسف وزفر يصالحان لتدريس القضاء وارباب الفتوى

اسمعیل بن حماد سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ یہ چھتیس افراد ہیں جن میں سے اٹھائیس قاضی اور چھ مفتی ہونے کے قابل ہیں۔ جبکہ یہ دو امام ابویوسف اور امام زفر اس بات کی صلاحیتیں رکھتے ہیں کہ وہ قاضیوں اور مفتیوں کی تربیت کریں۔

نہ ایضاً، ص ۸۳، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴

اپنی مدرسہ جملہ حدیثوں اور علمی تجزیہ کی وجہ سے آپ امام ابو حنیفہ کے جانشین بنے بلکہ امام نے لوگوں کے استفسار کے بعد آپ ہی کو جانشین نامزد کیا۔ آپ حد درجہ یارنگ ہیں اور فقہ افریں تھے۔ مشکل سے مشکل مسئلے کو نہایت آسان صورت دے کر حل کر دیتے تھے، جس کی وجہ سے آپ کا حلقہ درس نمایاں صورت اختیار کر گیا تھا۔ عبد اللہ بن ابی رزمہ روایت کر دیتے ہیں:

كنا نختلف الى ابى يوسف واليه يعنى زفر غداة وعشية وكان ابو يوسف يطول المسئلة ويبسط فثلبس علينا المسئلة وكنا اذا جلسنا زفر يختصر المسئلة اختصارا ويأتى بدليل من غير حشو۔^۱
ہم صبح اور شام کو امام ابو یوسف اور امام زفر کے ہاں جایا کرتے۔ امام ابو یوسف مسئلے کو اس قدر طویل دیتے کہ مسئلہ ہم پر ملتبس ہو جاتا، اور جب ہم امام زفر کے ہاں پہنچتے تو وہ مسئلے کو مختصر کر دیتے اور بغیر کسی زائد چیز کے دلیل دیتے۔

بصرہ میں امام ابو حنیفہ کے خلاف فضا حد درجہ خراب تھی جس کی وجہ سے آپ کی آمد سے اتفاق کرنے والے کسی عالم کا وہاں جانا ناممکن تھا۔ لیکن امام زفر نے اس مخالفت کے طوفان کو اس خوبی سے ختم کیا کہ وہی مخالف بصرہ امام ابو حنیفہ کی علمی عظمت کا قائل ہو گیا۔ عثمان بن مسلم البتی کا پورا حلقہ درس آپ کے ہاں بیٹھا اور اس طرح عثمان البتی کا حلقہ بالکل ختم ہو گیا۔ احمد بن محمد قاضی مہر روایت کرتے ہیں:

قال احمد بن محمد بن ابى العوام قاضى مصر فى مناقب ابى حنيفة قال لى ابو جعفر الطحاوى سمعت ابا حازم عبد الحميد بن عبد العزيز القاضى يقول سمعت احمد بن عبيد هو النضبي البصري يقول قدم زفر بن الهذيل البصري فكان يأتى حلقة عثمان البتى فيناظرهم ويتبع اصوارهم ويسألهم عن فروغهم فاذا رأى شيئا خرجوا فيه من الاصل ثم يقول فى هذا جواب احسن من هذا فاذا استحسنوه قال هذا قول ابى حنيفة فلم يلبث ان تحولت الحلقة اليه وبقى عثمان البتى وحده۔^۲

۱۔ مناقب امام اعظم، ۱۸۵: ۲، مطبوعہ رباباد زمزمیہ، ۱۴۱۳ھ

۲۔ ابن حجر، لسان المیزان، ۲: ۶۶، دار المعرفۃ نظامیہ جدید آباد زمزمیہ، ۱۴۳۳ھ

احمد بن محمد بن ابی العوام قاضی مصر امام ابو حنیفہ کے مناقب میں کہتے ہیں کہ مجھے ابو طحاوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عاصم عبد الحمید بن عبد العزیز القاضی سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے احمد بن عبدہ البصری سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب امام زفر بصرہ آئے تو وہ عثمان البتی کے حلقے میں آئے ، ان سے مناظرہ کرتے ، انہی کے اصولوں کی اتباع کرتے اور ان سے انہی کے فروعات کے بارے میں سوالات کرتے اور جب دیکھتے کہ اصل سے وہ کوئی چیز نکالتے ہیں ۔ تو کہتے کہ کیا یہ جواب ٹھیک ہے ۔ جب وہ کہتے کہ ٹھیک ہے تو پھر امام زفر کہتے کہ یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے ۔ یہ حال رہا یہاں تک کہ عثمان البتی کا پورا حلقہ آپ کی طرف آگیا اور عثمان البتی اکیلے رہ گئے ۔

امام زفر کی تبحر علمی کا سب کو اعتراف تھا ۔ امام ابو حنیفہ نے آپ کی اسی وسعت علم اور دیگر نمایاں صلاحیتوں کو دیکھ کر اپنا جانشین نامزد کر دیا ۔ عمر بن الزہراح سے روایت ہے :

عن عمر بن الزجاج عن الامام قال اذا حضرنا زفرنا اجتمعنا الى انه نكتص ونسلم واذا حضرنا ابا يوسف حضرنا مع وعاء كثيرين عليها ساكناء عن شئ فاجابنا كانه يخرج لنا من الوعاء فقلنا الى من مختلف بعد له قال الى زفر رحمہ اللہ

عمر بن الزجاج امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام زفر ہمارے ہاں آتے تو ہم قلعہ بند اور مکمل طور پر تیار ہو جاتے لیکن جب امام ابو یوسف آتے تو گوہر یا کہ ایک برتن کے ساتھ آتے ، جب کبھی ہم ان سے سوال کرتے تو ہمیں یوں جواب دیتے جیسے کہ برتن سے نکال کر دیتے ہیں ۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کے بعد کہاں جائیں ؟ تو آپ نے فرمایا امام زفر کے ہاں ۔

زفر ایک نامور مدرس تھے اس لیے اس میدان کی ہمواری اور ناہمواری کا مکمل تجربہ رکھتے تھے چنانچہ آپ ایک مدرس کے لیے ضروری قرار دیتے تھے کہ وہ جملہ علیم سے مکمل آگاہ رکھے ، وگرنہ ذلت اور سوالی کا سامنا کرنا ہوگا ۔ الضحاك بن مخلد آپ کا ایک قول نقل کرتے ہیں :

قال زفر من قعد قبل وقته ذل رحمہ اللہ
امام زفر عام لوگوں کو کلامی مسائل میں گفتگو کرنے سے روکتے تھے ۔ حسن بن زیاد سے روایت ہے :

خلع کردی : مناقب امام ابو حنیفہ : ۲ : ۱۸۵ : مطبوعہ حیدرآباد ہند

۱۸۵ : زاہد الکوثری : نجات النظر : ۱۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۶۸ھ
© rasailojaraid.com

سمعت زفر بن العذیل وسأله رجل فقال له "القرآن كلام الله فقال له الرجل - أخلق هو ؟ فقال له زفر - لو شغلك فكر في سألته انا فيها ارجو ان ينفعني الله بعلمها لشغلك ذلك عن ذلك المذی فكرت فيه - والذي فكرت فيه بلا شك يضرك - سلم الله عز وجل ما رخصي به منك ولا تكلف نفسك ما لا تكلف -

میں نے زفر بن العذیل سے سنا کہ جب ان سے کسی آدمی نے سوال کیا تو آپ نے کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، تو اس آدمی نے کہا، کیا مخلوق ہو؟ فقال له زفر نے کہا، اگر تجھے یہ فکر ہو اس مسئلہ میں مشغول جس میں میں ہوں تو امید کی جاسکتی ہے کہ نفع پہنچائے اللہ کے دربار سے اس کا علم۔ یہ نسبت اس علم کے جس کے شغل نے تجھے فکر میں ڈالا ہوا ہے۔ جس میں تم فکر کر رہے ہو یہ ضرور تجھے نقصان پہنچائے گا۔ اللہ تجھے وہ کچھ بخشے رکھے جس کی وجہ سے وہ تجھ سے راضی ہو۔ اور تو اپنی جان کو اس جھجھکی میں نہ ڈال جس میں تو ڈال انہیں گیا۔

امام زفر اور قدرت کلام

امام زفر ایک عظیم فقیہ، کامل مجتہد اور مجتہد اللسان متکلم تھے۔ لیکن دین فقی اور تقویٰ کی وجہ سے یہ خصوصیات اور زیادہ نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ مشکل سے مشکل مرحلے میں آپ کا دماغ نہایت خود اعتمادی سے کام کرتا رہتا، جس کی وجہ سے کئی ہم عصر علما آپ سے کلام کرنے کا خطرہ مول نہ لیتے۔ حارث بن مالک سے بڑا ہے کہ حنفی فقہ سے تعلق رکھنے والا سب سے پہلے شخص جو بعد ازیں وہ زفر بن العذیل تھے جب کہ سوار بن عبد اللہ ان دنوں بصو کے قاضی تھے۔ امام زفر نے ملنے کی خواہش کی۔ سوار بن عبد اللہ مان گئے۔ امام زفر جب میرے ساتھ چلے اور میں نے کہا کہ اہل علم میں سے اور آپ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک آدمی تجھ سے ملاقات کر رہا ہے۔ اللہ تجھے تندرست و توانا رکھے۔ سوار بن عبد اللہ کہنے لگا کہ میرے اقربا سے تو ٹھیک لیکن اہل علم میں سے نہیں۔ وہ تو امام ابو حنیفہ کی رائے جیسی بدعت کے ساتھ آیا ہے۔ حارث بن مالک نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ قاضی کی مجلس سے فیض یاب ہو لیں تو سوار کہنے لگا۔ اسے اجازت تو دے دیں لیکن اس شرط پر کہ وہ کسی علمی مسئلہ میں گفتگو نہیں کریں گے۔

ایک دفعہ حجاج بن ارطاة سے امام ابو یوسف اور امام زفر دونوں کی بحث ہو گئی۔ جب حجاج کو کوئی جوابی دلیل نہ ملی تو اوہ چھپے چھپکے ٹڈوں پر اُتر آیا اور امام زفر کے نسب پر طنز کرنے لگا، جس سے امام زفر کو کافی ملال ہوا اور کہنے لگے کہ میری قوم تو مجھے قبول کرتی ہے جو بنی تمیم سے غیری ہے۔ امام ابو یوسف نے حجاج کو دلائل سے نرم کر دیا۔ جب دونوں اُٹھے تو حجاج نے حاجب سے کہا کہ آئندہ ان دونوں کو نہ آنے دینا۔ امام زفر کی قدرت کلام سے امام ابو یوسف بھی مضطرب ہو جاتے تھے۔ ابو نعیم الفضل بن دکن نے داؤد الطائی کے حوالے سے ایک روایت ہے:

قال كان زفر يجلس الى اسطوانة وابو يوسف يحذاها وكان زفر يلبس فلسوة فكانا يتناظران في الفقه وكان زفر جيد اللسان وكان ابو يوسف مضطربا في مناظرته فرمى سمحت زفر يقول لابي يوسف اين تنفر هذه ابواب شيتة مفتحة خذ في ايها شدت ۱۲

امام زفر ستون کی ٹیک لگا کر بیٹھے اور ابو یوسف آپ کے مقابل بیٹھے۔ امام زفر ٹوپی پہنے ہوئے ہوتے تھے۔ فقہ پر باہم مناظرہ کرتے۔ زفر چونکہ جید اللسان تھے جس سے امام ابو یوسف اس کے مناظرہ سے مضطرب ہو جاتے۔ کبھی کبھی امام زفر کو یہ کہتے بھی سنا کہ ابو یوسف کہاں لٹکے گا، یہ تمام دروازے کثرتِ تعدد میں کھلے ہیں۔ جو نساپا ہوا اختیار کر لو۔ آپ چوں کہ تیز فہم اور عالی دماغ تھے، جس کی وجہ سے آپ کی بحث علمی مسائل کی تمام ممکن باریکیوں کو کھول کر رکھتی، آپ ذاتی تعلیمات، احادیث و آثار سے مسائل کو مستخرج کرنے کا بہت ملکہ رکھتے تھے، اور یہی فقہ حنفی میں قیاس کہلاتا ہے۔ اسی لیے تمام تذکرہ نویسوں نے آپ کی اس خصوصیت کو خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ آپ کو ”اقیس صحابی“ کا اعزاز بخشتے تھے۔ لیکن اس زمانے کے لوگوں میں ہم عصر علمائے رقابت کی وجہ سے قیاس کو غلط رنگ دیا کہ قیاس احادیث و آثار پر ذاتی آرا کو فوقیت دینے کا نام ہے۔ حالانکہ فقہ حنفی میں سب سے پہلے قرآن، پھر حدیث، پھر اجماع صحابہ اور پھر مذکورہ تین علوم کی روشنی میں کسی مسئلے کا ادراک ہے جو کہ فقہ حنفی میں قیاس کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ حسن بن زیاد سے اہل بغداد میں سے کسی آدمی نے

اسی صورت حال سے مغلوب ہو کر پوچھا تو آپ نے جواب دیا وہ لوں روایت ہے:

سأله رجل أكان زفر قيا ساء؟ فقال له الحسن: وما تقول قيا ساء؟ هل الكلام الجاهل - كان عاملا فقال الرجل - الكلام زفر نظري الكلام فقال سبحانه الله ما استغفك! تقول لاصحابنا انهم نظروا في الكلام وهم يوت العلم والفقه انما يقال نظري الكلام فيمن لا عقل له وهؤلاء كانوا اعلم بحمد ودا الله عز وجل و بالله من ان يتكلموا في الكلام الذي تعنى وما كان يهملهم غير الفقه والافتاء
بمن تفقه لهم - ۲۳

کسی آدمی نے پوچھا کہ زفر کیا قیاس کرتے تھے؟ حسن نے اسے کہا، قیاس سے تیزی کیا مراد ہے؟ یہ تو جہل کا کلام ہے۔ وہ تو عالم تھے۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ کیا امام زفر علم کلام میں گہری نظر رکھتے تھے۔ تو آپ کہنے لگے، سبحان اللہ کسی کم درجہ کی بات کہتے ہو۔ ہمارے اکابر سے اسے کہتے ہو کہ وہ علم کلام میں نظر رکھتے تھے۔ وہ تو علم کے گھر تھے اور وہ حدود اللہ کا سب سے زیادہ علم رکھتے تھے، جب کہ کسی کو کلام سے واسطہ رکھنے والا اس وقت کہنا جاتا ہے جس کو عقل نہ ہو اور خدا کی قسم! وہ کون ہے جو تیرے شمال کے مطابق کلام میں نظر رکھتا ہے اور جب کہ نہ فقہ کے بغیر کسی چیز کا ارادہ تک نہیں کرتے تھے، اور وہ انہی کی پیروی کرتے ہیں جو ان سے پہلے (صحابہ کرام) گزر چکے ہیں۔

امام زفر اور ان کے اصحاب نے مروج موشگافیوں کا طلسم دلائل سے توڑ دیا، جس کی وجہ سے فقہ حنفی کی بعض حضرات اس وجہ سے بھی مخالفت کرتے تھے، لیکن تمام باتوں کے باوجود آپ اور آپ کے اہلیاب نے دلائل کے ساتھ گفتگو کی۔ خالد بن زید العمری کہتے ہیں:

كان ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد وزفر وحماد بن ابی حنيفة قوما قد خصوا بالكلام والناس وهم ائمة العلم ۲۴

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، امام زفر اور حماد بن ابو حنیفہ جیسے لوگوں کا ایک ایسا طبقہ تھا جنہوں نے لوگوں کی موشگافیوں سے جنگ کی اور یہ لوگ علوم کے امام تھے۔

۲۴ زاد المعاد: لمحات النظر: ۱۷ : مطبوعہ مصر

۲۵ کردری : مناقب امام اعظم : ۱ : ۳۸ : مطبوعہ ہند

امام زفر کو قدرتِ کلامی کے اس وہی عطیہ پر بڑا ناز تھا اور آپ کہا کرتے تھے:

لست انا ظرا حد احتی يقول اخطأت انا انا ظرا حد حتى يعن قيل له كيف يعن
قال يقول بما لم يقل به احداً

میں کسی سے بھی منظرہ نہیں کرتا، یہاں تک کہ وہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے خطا کی ہے۔ میں منظرہ کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ ہکالنے لگتا ہے، پوچھا گیا کہ ہکالنا کیا ہے، فرماتے گئے، ایسی بات جو کہ کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔

۱۵۵ھ کر دہری : مناقب امام اعظم : ۲ : ۱۸۶ : مطبوعہ حیدرآباد ہند۔

(بقیۃ تاثرات)

کے طالب اور ترویج و تبلیغ کے مقتضی ہوئے ہیں اور قدرتی طور پر چاہتے ہیں کہ ان کا حلقہ شرف و نفوذ وسیع ہو اور وہ ہر جگہ پہنچیں اور پھیلیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے اربابِ بست و کشاد اگر اس طرف غنائِ توجہ مبذول کریں اور ایسی سہولتیں مہیا کریں کہ دونوں ملکوں کی علمی و تحقیقی مطبوعات آسانی سے اصحابِ علم کے مطاعینِ مسکین تو یہ ایک احسان ہو گا اور جو لوگ برصغیر میں تصنیف و تالیف کا کام کر رہے ہیں وہ ان سے مستفید ہو سکیں گے۔
(محمد اسحاق بھٹی)

انتخابِ حدیث

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری

یہ کتاب ان احادیث کا مجموعہ ہے جو زندگی کی اعلیٰ قدروں سے تعلق رکھتی ہیں اور جن سے فقہ کی تشکیل جدید میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ہر حدیث کی الگ سرخ فائیم کی گئی ہے اور اس کا سلیبس ترجمہ بھی درج ہے۔ یہ مجموعہ حدیث کی چوتھہ کتابوں کا خلاصہ اور بے مثل انتخاب ہے۔

صفحات : ۲۰ + ۶۶۴ قیمت : ۲۵/۵۰ روپے

ملنے کا پتا : مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری، صاحبِ کتب، لاہور